قرآن و سنت کی روشنی میں سخت وعیدات
شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے
برصغیر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ
افادات:
حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلوی قدس سرہ
سابق مفتی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون
مرتبہ:
مفتی سید عبدالقدوس ترمذی
مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

دِل میرا ہو جائے اِک میدان ہُو
تو ہی تُو ہو، تُو ہی تُو ہو، تو ہی تُو
غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر
تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جِدھر
اور میرے تن میں بجائے آب و گِل
دردِ دِل ہو، دردِ دِل ہو، دردِ دِل
مجذوب رحمۃُ اللہ علیہ

قرآن و سنت کی روشنی میں سخت وعیدات

شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے

برصغیر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ

افادات:

حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلوی قدس سرہ

سابق مفتی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون

مرتبہ:

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی

مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ

جامع مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیاگھر شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ پوسٹ بکس نمبر: 2074

پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042- 6370371, 6073310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ)

32 - راجپوت بلاک نصیر آباد، باغبانپورہ لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54920

فون: 042 - 6861584-6551774, 0300-9489624

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی سید عبد القدوس ترمذی مدظلہم
مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ:

گزارش آنکہ مسلمانوں پر جیسے اسلام کے دیگر ارکان واحکام کا بجالانا اوران کو دل وجان سے تسلیم کرنا ضروری ہے اسی طرح وراثت کے احکام کو ماننا اوراس کے مطابق عمل کرنا اورشرعی ورثاء کوان کے حصے تقسیم کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن افسوس! کہ مال کی محبت اور دنیا کی حرص، طمع اورلالچ کی وجہ سے اچھے خاصے پڑھے لکھے مسلمان اس بارہ میں عملی کوتاہی کا شکار ہیں اور وہ دیدہ ودانستہ شرعی وارثوں کوان کے جائز حق وراثت سے محروم کردیتے ہیں۔

اوران میں بہت سی کوتاہیوں کے ساتھ ایک بڑی کوتاہی یہ چلی آرہی ہے کہ وہ عموماً مرنے والے کے ترکہ کو یاتو تقسیم ہی نہیں کرتے یا پھر خلاف شریعت تقسیم کرتے ہیں، مثلاً ماں، بہن، بیوی وغیرہ شرعی وارثوں کووراثت سے محروم کردیتے ہیں، اسی طرح اگر مرنے والے کا بیٹا موجود ہوتو میت کے باپ اوردادا کومحروم کردیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ گناہ عظیم اور بہت بڑا جرم ہے۔ ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ ۲۶۶/۱) جوشخص اپنے شرعی وارث کومیراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے جنت کی وراثت سے محروم کردیں گے (اعاذنا اللہ منہ)

افسوس! کہ اس عظیم گناہ میں عوام وخواص، دیندار، دنیادار، جہلاء، علماء سب ہی مبتلا ہیں الا ماشاء اللہ ومن عصمہ اللہ تعالیٰ۔

وقت کی اہم ضرورت ہے کہ شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنے اور وراثت غصب کرنے پر قرآن وحدیث میں جو سخت وعیدات آئی ہیں ان کو بیان کر دیا جائے تا کہ جو حضرات تقسیم وراثت کی اہمیت سے ناواقف ہیں انہیں علم حاصل ہو جائے اور جن حضرات کو وراثت کے مسائل اور ان کی اہمیت کا علم ہے وہ ان وعیدات کے خوف اور ڈر سے تقسیم وراثت کے حکم پر عمل پیرا ہو جاسکیں۔

مخدوم ومکرم حضرت ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مدظلہم العالی نے اس ضرورت کا احساس فرماتے ہوئے احقر سے اس موضوع پر لکھنے کی فرمائش کی۔ اس اہم موضوع پر چونکہ احقر کے جدامجد حضرت اقدس مولانا مفتی عبد الکریم صاحب گمتھلوی قدس سرہ سابق مفتی خانقاہ تھانہ بھون کا نہایت جامع ونافع رسالہ ''غصب المیراث'' موجود ہے اس لئے احقر نے مناسب سمجھا کہ اسی کی تلخیص کر دی جائے چنانچہ احقر نے اپنے اس مضمون میں اسی کو مرتب کر کے پیش کیا ہے اور ساتھ ہی شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنے کی حرمت پر برصغیر کے مختلف مکاتب فکر کے جید علماء کرام کا متفقہ فتویٰ بھی اس کے آخر میں شامل کر دیا ہے تا کہ اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جائے۔

دل سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرماویں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرما کر اس رسالہ کو احقر کے والد گرامی اور جدامجد رحمہما اللہ تعالیٰ کے رفع درجات، باقیات صالحات اور اس بندہ ناچیز کیلئے باعث نجات اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائیں۔

نوٹ: شرعی حصص اور وراثت کے احکام معلوم کرنے کیلئے رسالہ ''غصب المیراث'' اور ''مفید الوارثین'' کی طرف رجوع کریں یا کسی ماہر و مستند عالم دین مفتی صاحب سے راہنمائی حاصل فرمائیں۔

فقط احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۳ ر رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، ۱۴ ر ستمبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وحدیث سے حق تلفی اور غصب میراث پر مذمت

ہمیشہ کا عذاب

حق تعالیٰ نے وراثت کے احکام بیان فرما کر واضح طور پر ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ۝ (النساء پ۴ آیت ۱۴) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے (بالکل ہی) گزر جاوے اس کو خدا (دوزخ کی) آگ میں داخل کرے گا، اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ احکام خداتعالیٰ کی مخالفت کرنے والے کیلئے ہمیشہ کا عذاب ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا وعید ہوسکتی ہے۔ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو احکام خداوندی کی مخالفت سے بچائے، آمین۔

حرام مال کی مذمت

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا۝ (النساء پ۴ آیت ۲) اور تم یتیموں کو ان کا مال دے دو اور ناپاک (مال) سے نیک (مال) مت بدلو اور یتیموں کا مال اپنے مال میں ملا کر مت کھاؤ بے شک وہ بڑا گناہ ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حلال مال میں حرام مل جاوے تو اس کا کھانا حرام ہے اس میں حرام کم ہو یا زیادہ۔

حرام مال آگ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ط وَسَیَصْلَوْنَ

سَعِیۡرًا ﴾ (النساء پ۴ آیت ۱۰) بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ لوگ آتش دوزخ میں داخل ہوں گے۔

حق تلفی کا سبب محبت دنیا ہے

وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴾ (الفجر پ۳۰ آیت ۱۹،۲۰) اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

وراثت کا غصب بھی اسی وجہ سے ہے کیونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد ہے کَمَا قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الدُّنۡیَا رَاۡسُ کُلِّ خَطِیۡئَۃٍ (مشکوٰۃ ۲/۴۴۴) دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

احادیث مبارکہ

حرام مال دوزخ کی آگ ہے

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعۡضَکُمۡ اَنۡ یَّکُوۡنَ اَلۡحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنۡ بَعۡضٍ فَاَقۡضِیۡ لَہٗ عَلٰی نَحۡوِ مَا اَسۡمَعُ مِنۡہُ فَمَنۡ قَضَیۡتُ لَہٗ بِشَیۡءٍ مِّنۡ حَقِّ اَخِیۡہِ فَلَا یَاۡخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقۡطَعُ لَہٗ قِطۡعَۃً مِّنَ النَّارِ. رَوَاہُ الۡبُخَارِیُّ عَنۡ اُمِّ سَلۡمَۃَ (مشکوٰۃ ۲/۳۲۷) بے شک میں بشر ہوں اور تحقیق تم میری طرف جھگڑتے آتے ہو اور شاید تم میں سے بعض اپنی حجت خوب بیان کرنے والا ہو بعض سے، پس میں جو اس سے سنتا ہوں اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں، پس جس شخص کے واسطے اس کے بھائی کے حق میں سے (اس کے دعوے و حجت کے مطابق) کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لیوے کیونکہ حقیقت میں میں اس کیلئے ایک آگ کا ٹکڑا کاٹ (کر دے) رہا ہوں۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حرام مال آگ ہے، جو کسی کا مال ناحق کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔

ظلم قیامت میں اندھیروں کا سبب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ (ترغیب ص ۳۸۹) ظلم کرنا قیامت کے دن اندھیریاں (یعنی اندھیریوں کا سبب) ہے (جو کہ انسان کو جنت میں جانے سے روکنے والی ہیں)

ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ ۱/۲۵۴) جس نے ایک بالشت بھر زمین بھی ناحق لے لی ضرور وہ اس کے گلے میں طوق کر کے پہنائی جاوے گی سات زمینوں تک۔

سات زمینوں تک دھنسایا جانا

وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (مشکوۃ ۱/۲۵۶) جس نے کچھ زمین ناحق لے لی اس کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جاوے گا۔

زمین کی کھدائی اور طوق

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ بِهٖ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ (ترغیب ص ۳۳۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بالشت بھر (یعنی بہت تھوڑی سی) زمین بھی از راہ ظلم لے لی اللہ عز وجل اس کو قبر میں تکلیف دے گا کہ اس (ظلم سے لی ہوئی زمین) کو کھودے یہاں تک کہ زمینوں کے آخر تک پہنچ جاوے، پھر وہ اس کے گلے میں پہنائی جاوے گی جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ کیا جاوے۔

میدان حشر تک زمین کی مٹی اٹھانا

وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لِاَحْمَدَ وَالطَّبْرَانِیِّ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَیْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ یَّحْمِلَ تُرَابَهَا اِلَی الْمَحْشَرِ (ترغیب ص ۳۳۵) جس نے ناحق زمین لی اس کو سزا دی جاوے گی کہ اس (ظلم سے لی گئی زمین) کی مٹی میدان حشر تک اٹھا کر لے جاوے۔

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جتنی زمین ناحق دبائی ہے اس کو ساتویں زمین کے نیچے تک کھودنا پڑے گا اور پھر اس کو اٹھا کر میدان حشر تک لے جانا ہوگا بعد ازاں اس کے گلے میں ڈالی جاوے گی اور فیصلہ ہونے تک رہے گی (اور بعد ازاں دوسرے عذابوں کا سامنا ہوگا، اعاذنا اللہ منہ)

حرام مال سے پرورده جسم کیلئے وعید

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ. رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْهَقِیُّ. وَبَعْضُ اَسَانِیْدِهِمْ حَسَنٌ (ترغیب ص ۳۱۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں وہ جسم داخل نہ ہوگا جس کو حرام غذا دی گئی ہے۔

حرام مال کا صدقہ مردود ہے

اور اگر حرام مال سے زکوۃ وصدقہ دیا جاوے یا نماز، روزہ اور حج میں خرچ کیا جاوے تو وہ قبول نہیں ہوتے کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ (البقرہ پ ۳ آیت ۲۶۷) اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ (یعنی حلال پاک) چیز کو اور جو ہم نے

زمین سے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کیا کرو، اور ردی چیز کی طرف خیال مت لے جایا کرو کہ اس میں سے خرچ کردو حالانکہ تم کبھی اس کے لینے والے نہیں ہاں مگر چشم پوشی کر جاؤ، اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں، تعریف کے لائق ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں مال طیب خرچ کرنے کا حکم ہے اور خبیث سے منع فرمایا ہے اور حرام سے بڑھ کر کیا خبیث ہوگا۔

احادیث کی روشنی میں حرام مال پر وعیدات

حرام مال سے متعلق حدیث پاک میں نہایت سخت وعیدات ذکر فرمائی گئی ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے حرام مال کمانے اور کھانے پر سخت سے سخت وعید بیان فرمائی ہے، چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمانوں کو تنبیہ ہو اور وہ حرام مال سے پرہیز کریں وراثت کا مال کھانے اور استعمال کرنے سے بچیں، وراثت کو اس کے صحیح حقداروں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کریں اور اس سلسلہ میں کسی تاویل فاسد اور باطل حیلہ کا سہارا نہ لیں، وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ۔ اب احادیث ملاحظہ فرمائیں:

صرف حلال مال کی قبولیت

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ. رواہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ (ترغیب ۱/۳۳۱) اللہ تعالیٰ حلال کے علاوہ قبول نہیں کرتا۔

حرام مال کے صدقہ میں ثواب نہیں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَدَّیْتَ زَکٰوۃَ مَالِکَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ. وَمَنْ جَمَعَ مَالاً حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فِیْہِ اَجْرٌ وَکَانَ اِمْرُہٗ عَلَیْہِ. رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِمُ (ترغیب ص ۳۰۹) جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو جو تیرے ذمہ (حکم) تھا وہ تو نے پورا کر دیا۔ اور جس نے حرام مال جمع

کیا پھر وہ صدقہ کردیا تو اس میں اس کو کچھ ثواب نہیں ہوا اور اس (مال حرام) کا گناہ اس کے ذمہ رہے گا (صدقہ سے نہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور نہ ظلم کا گناہ معاف ہوگا بلکہ جب صاحب حق کو دے دے گا تب سبکدوش ہوگا)

حرام مال کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا. وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا. وَقَالَ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ. ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ! وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُہٗ حَرَامٌ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ (مشکوۃ ۱/۲۴۱) بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک کے سوا قبول نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ نے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے اس کا حکم مومنوں کو بھی دیا ہے، پس فرمایا ہے اے رسولو! حلال رزقوں سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو، اور فرمایا ہے اے مومنو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔

پھر (آنحضرت ﷺ نے) اس شخص کا ذکر فرمایا جو کہ (حج وغیرہ کیلئے) پراگندہ بال، غبار آلودہ دراز سفر کرتا ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے یا ربّ! یا ربّ! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اور اس کا پینا حرام ہے، اور اس کا لباس حرام ہے، اور حرام ہی سے پرورش کیا گیا ہے، پس کہاں قبول کیا جاوے اس کے واسطے۔

فائدہ: ان احادیث و آیات سے معلوم ہوا کہ اس رواج عام کی وجہ سے حق تلفی کا گناہ ہونے کے علاوہ عبادات مالیہ (صدقہ وغیرہ) و بدنیہ (نماز وغیرہ) بھی قبول نہیں ہوتیں، اس سے زیادہ کیا خسارہ ہوسکتا ہے؟

حرام مال نیکیاں ختم ہونے کا سبب ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟

قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّ صِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ. وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ ۴۳۵/۲)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کچھ سامان۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ درحقیقت میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ سمیت آوے گا اس حالت میں کہ کسی کو گالی دی ہے اور کسی کو تہمت لگائی ہے اور کسی کا (ناحق) مال کھایا ہے اور کسی کا خون کیا ہے اور کسی کو (ناحق) مارا ہے، پس اس کی کچھ نیکیاں اس (مظلوم) کو دے دی جاویں گی اور کچھ اس (مظلوم) کو، پھر اگر اس کی نیکیاں ان (حقوق) کے ادا ہونے سے پیشتر ختم ہو جائیں جو اس پر ہیں تو ان (مظلوموں) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر (وہ دوزخ کی) آگ میں ڈالا جاوے گا۔

ظلم کی وجہ سے نیکیاں ختم اور گناہوں میں اضافہ

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى عَدَّ سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَحِيْفَةٌ حَتّٰى يَرٰى اَنَّهٗ نَاجٍ فَمَا تَزَالُ بَنِيْ اٰدَمَ تَتْبَعُهٗ حَتّٰى مَا يَبْقٰى لَهٗ حَسَنَةٌ وَتُحْمَلَ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَعْثِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ (ترغیب ص ۳۹۰)

حضرت سلمان فارسی اور سعد بن مالک وحذیفہ بن الیمان وعبد اللہ بن مسعود وغیرہ چھ یا سات صحابہ نے فرمایا ہے کہ (بعض) آدمی کیلئے اعمال نامہ اٹھایا جاوے گا (اور اس میں بہت نیکیاں ہوں گی) یہاں تک کہ وہ (اس کو دیکھ کر) نجات کا یقین کرے گا، پھر لوگوں پر کئے ہوئے ظلم (مطالبہ کیلئے) اس کے پیچھے لگے رہیں گے (اور ان کا بدلہ دیا جاوے گا) یہاں تک کہ اس کی

کوئی نیکی باقی نہ رہے گی اور ان (مظلوموں) کے گناہ (حساب پورا کرنے کی مقدار) اس پر ڈالے جاویں گے۔

ظلم کا تدارک دنیا میں ہی ضروری ہے

مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (مشکوٰۃ ۴۳۵/۲) جس پر کسی بھائی کی آبروریزی یا اور کسی قسم کا (جانی، مالی) حق ہو اس کو چاہیے کہ اس سے آج ہی سبکدوشی حاصل کرلے اس (دن) سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا اور نہ درہم (بلکہ) اگر اس کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ان میں سے اس کے ظلم کے موافق (یعنی جو اس کا عوض ہو جاویں وہ) لئے جاویں گے، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے فریق کے گناہوں میں سے لے کر اس پر ڈال دیئے جاویں گے۔

ظالم پر سخت پکڑ

وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى إِذَا أَخَذَ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ ۴۳۴/۲) بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب پکڑے گا تو چھوڑے گا نہیں، پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ اَلْاٰيَةَ اسی طرح تیرے رب کا پکڑنا ہے جس وقت بستیوں کو (یعنی بستی والوں کو) پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ (بستی والے) ظالم ہوں۔

نوٹ: مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کی گئی ہے۔

قیامت میں حقوق کا بدلہ

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلٰى

اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ. رواہ مسلم (مشکوٰۃ ۲/۴۳۵)

قیامت کے دن حقداروں کے حق ضرور بالضرور ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری (کے مارنے) کا (بھی) بدلہ لیا جاوے گا۔

فائدہ: ان آفتوں کا خطرہ ہوتے ہوئے حرام کھانا اور ظلم کرنا کون عقلمند پسند کر سکتا ہے؟ قال اللہ تعالیٰ: قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (المائدہ پ ۷ آیت ۱۰۰)

شرعی ورثاء کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے

مختلف مکاتب فکر کے جید علماء کرام و مشائخ عظام کا متفقہ فتویٰ

استفتاء

پنجاب میں قانون وراثت رواج عام کے مطابق ہے جس میں دختر وغیرہ وارثان شرعیہ کو محروم الارث قرار دیا گیا ہے، پس اس قانون کی حمایت کرنا، اس کو قولاً، فعلاً، سکوتاً تسلیم کرنا کیسا ہے؟ السائل احقر عبد الکریم گمتھلوی مسجد اسٹیشن راجپورہ ریاست پٹیالہ

(۱) فتویٰ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

حضرت حکیم الامۃ مولانا الحافظ الحاج المولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم

اس رواج کا باطل و منکر ہونا اور توریث بنات وغیرہا نص قطعی سے ثابت ہے، ان کی مخالفت اگر اعتقاداً ہے تو کفر ہے اور عملاً ہے تو اشد درجہ کا فسق ہے، پس اس باب میں عقیدہ کی درستی اور عمل کی اصلاح تو یقیناً فرض ہے اور ابطال باطل و ازالۂ منکر قادر پر فرض ہے لہٰذا سکوت بھی حرام ہوگا اور تسلیم کرنا تو اس سے اشد ہے اور حمایت کرنا سب سے بڑھ کر اشنع و اقبح ہے، هٰذَا كُلُّهٗ ظَاهِرٌ۔ کتبہ اشرف علی تھانوی

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس باطل اور حرام رواج کے قلع قمع میں کوشش کرے، امید کہ علماء کرام اس فریضہ اسلامی کی طرف تقریراً و تحریراً ضرور توجہ دلائیں گے۔

حررہ الاحقر ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

(۲) تحریر مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور

حضرت مولانا الحافظ المولوی خلیل احمد صاحب مدظلہم العالی

اگر کوئی صاحب میراث (کے قانون شرعی) کا انکار کرے تو نصوص قطعیہ کا انکار ہوگا اور معلوم ہے کہ قرآن پاک اور احکام قطعیہ کا منکر کون ہوتا ہے؟ اس سے زائد کیا کہا جا سکتا ہے۔

کتبہ الاحقر عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مدرس (اول) مدرسہ موصوفہ

اس قانون کی مخالفت واجب ہے۔ رقمہ ضیاء احمد

الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ (ناظم مدرسہ موصوفہ)

صحّ الجواب عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ

الجواب صحیح بندہ عبد الرحمٰن (کامل پوری) عفی عنہ (مدرس مدرسہ)

(۳) تحریر مدرسہ عالیہ دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

اس باطل وحرام رواج عام کے مرتکب اور مجوز اور معاون اور باقی رکھنے والے اور اس پر (عملاً) اصرار کرنے والے ظالم و عاصی ہیں (اور اس فرض قطعی کے انکار کا کفر ہونا تو اظہر ہے) اور مؤاخذہ حق العباد کا ان کی گردن پر رہے گا تاوقتیکہ وہ صاحب حقوق کے حقوق ادا نہ کریں گے۔ کتبہ مسعود احمد الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند

الجواب صواب محمد انور عفا اللہ عنہ الجواب صحیح بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ

(۴) تحریر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند

یہ رواج شریعت غراء کے صریح منصوص احکام کے مخالف ہے اور اولاد دختری (وغیرہ) کے ساتھ کھلا ہوا ظلم ہے، جو لوگ اس رواج کو جائز اور تقسیم میراث کے شرعی اصول سے بہتر سمجھیں وہ مسلمان نہیں رہ سکتے اور جو لوگ ناجائز اور خلاف شریعت یقین کرتے ہوں مگر اس پر عمل کرتے ہوں وہ بھی ظالم اور فاسق ہیں۔

(۱) محمد کفایت اللہ غفر اللہ لہ مدرسہ امینیہ دہلی (۲) عبد الخالق جہاں خیلاں

(۳) جماعت علی (علی پوری) بقلم خود (۴) محمد حسین علی پور ضلع سیالکوٹ (۵) ثناء اللہ امرتسری

خلاصہ : تمام امت محمدیہ کا اس رواج عام کے حرام قطعی اور ظلم عظیم ہونے پر ہمیشہ سے اتفاق ہے، بغرض اختصار چند فتاویٰ کا انتخاب اور چند علماء کے دستخط درج کئے گئے، جملہ اہل اسلام اس ظالمانہ اور کفر یہ رواج عام کو مٹا کر شریعت محمدیہ کے مطابق قانون وراثت کی تعمیل کریں۔ کمترین عبد الکریم گمتھلوی عفی عنہ

تتمہ: (از مرتب) فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ سے بطور تتمہ بعض حضرات کی تصدیقات وتحریرات درج کی جاتی ہیں:

احمد سعید (ناظم جمعیت العلماء۔ حمد اللہ پانی پتی) عبد الرحمٰن روپڑ، ضلع انبالہ۔ غلام مرشد، مدرسہ نعمانیہ لاہور، عبد العزیز گوجرانوالہ۔ غلام مصطفیٰ (مفتی امرتسری)

تحریر گرامی امام الدعوۃ والتبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ ورسول نے جو حقوق مال میں مقرر فرمائے ہیں اس میں فرق کرنا سخت گناہ ہے، اس کے واسطے اللہ پاک نے خود جس قدر اہتمام فرمایا ہے اور جس قدر اس کے خلاف پر وعید اور دھمکی فرمائی ہے وہ پتہ کو پانی کرنے کیلئے بہت کافی ہے، ذرا رسالہ ''غصب المیراث'' کو سب صاحب غور سے دیکھ لیں اس سے بہت کچھ آپ پر کھل جاوے گا۔ فقط بندہ ناچیز الیاس عفی عنہ

صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کر لڑکیوں کو حصہ شرعی میراث نہ دینا صریح ظلم ورسم کفار پر عامل بننا ہے، پس مسلمانوں کو اسلام میں پورے طور پر داخل ہونا چاہئے، لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ الْاٰيَة۔ یہ نہیں کہ بعض باتیں اسلام کی قبول کریں اور بعض رسمیں کفار پر عامل بنیں، چونکہ لڑکیوں کو حصہ نہ دینا صریح قرآن مجید کے خلاف کرنا ہے کما لا يَخْفٰى، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ حمیدیہ عربیہ دہلی صدر بازار اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ وَالرَّاْیُ نَجِيْحٌ (عاجز ابو محمد عبد الوہاب المہاجری امام جماعت غرباء اہل حدیث)

جو رسوم کہ خلاف شرع محمدیہ ہیں ان کی بیخ کنی اہل اسلام پر فرض ہے، اللہ پاک

مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ اس کی طرف توجہ کریں۔

العبد ابو یحییٰ عبد اللطیف، مدرس مدرسہ حمیدیہ موری دروازہ دہلی

یہ جابرانہ رسم یعنی لڑکی کو حصہ نہ دینا انہیں چند رواجوں میں سے ہے جو فی الحقیقت زمانۂ جاہلیت سے منتقل ہوکر ہماری قوم میں آئے، اے مسلمانو! ڈرو اللہ سے اور اس ظلم سے باز آؤ، یہ حق العباد ہے جو توبہ سے بھی معاف نہ ہوگا، قیامت کے دن سے ڈرو جس کی شان یہ ہے کُلُّکُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَرْدًا یعنی ہر ایک بندہ خدا کے پاس اکیلا آوے گا۔

ابو محمد عبد الجبار مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن والسنۃ سوکھپوری

بے شک یہ غلط رسم ہے، ہر مسلمان کو شرعی تقسیم کر کے حصہ دینا لازم ہے، جو اس کے خلاف کریں گے وہ غاصب اور ظالم ہوں گے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا، اٰمِیْنَ۔

الراقم محمد داؤد رہپوا، ابواسحاق عبد الرزاق رہپوہ، عبد الصمد رہپوا

بے شک یہ رواج لڑکی (کو) حصہ نہ دینا رسم جاہلیت ہے اس سے بچنا چاہئے اور مسئلہ شرعی پر عمل کرنا فرض ہے اس پر کاربند ہونا چاہئے، تصریح اس مسئلہ کی اوپر علماء کرام فرما چکے ہیں زیادہ ضرورت نہیں۔ العبد عبد الغفار غفرلہ الستار اوتبوی، بندہ عبد الرحمٰن عفی عنہ (ملخص از اصلاح میوات ص ۱۹ تا ص ۲۹) (ماخوذ از فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۵۳۴)

مسلمانوں کی ذمہ داری

اس لئے سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس ظلم عظیم کو ترک کردیں اور شریعت کے موافق ترکہ تقسیم کیا کریں، ونیز جن حقداروں کے حقوق اب تک دبائے ہوئے ہیں ان کے حقوق بھی دے دیں، جہاں تک شرعی قواعد سے تحقیق ہو سکے وہاں تک تحقیق کرنا اور دینا ضروری ہے، وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔ احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا حال وارد مدینہ منورہ زادھا اللہ تنویرا وتعظیما وتشریفا

۲۴/۷/۲۹ھ، ۲۷/جولائی ۲۰۰۸ء

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو
دل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو
مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

تیرے سوا معبودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
جامع مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ پوسٹ بکس نمبر 2074
پوسٹ کوڈ نمبر 54000 فون: 042-6370371, 6073310
E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)
32-راجپوت بلاک نصیر آباد باغبانپورہ لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54920
فون: 042-6861584-6551774, 0300-9489624